إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محمودا
غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل
قادیان

اخبار غیر معمولی پرچہ

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۹ (ب) | مورخہ ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ھ

احمدیہ مسجد لنڈن کا افتتاح مبارک

ہندوانگلستان کے نامی گرامی اصحاب کی شمولیت

اکناف عالم سے مبارکبادی کی تاریں

چار انگریزوں کا قبول اسلام

(تار بنام الفضل)

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے مسجد کی

تقریب افتتاح کے متعلق حسب ذیل تار موصول ہوا ہے

اس تار میں اس کامیابی پر جو اس موقعہ پر ہوئی۔ تہ دل سے حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کی گئی ہے۔

سابق وزیر گورنمنٹ پنجاب کی صدارت

امام مسجد لنڈن تحریر فرماتے ہیں۔ الحمد للہ کہ رسم افتتاح عظیم الشان کامیابی کے ساتھ سر انجام پائی۔ جناب شیخ عبد القادر صاحب نے جو بحیثیت لیگ آف نیشنز کے نمایندہ کے یہاں تشریف فرما تھے ۳ اکتوبر بروز اتوار تین بجے بعد از دوپہر رسم افتتاح کو ادا کیا۔

نامی گرامی اصحاب کی شمولیت

حاضرین مجلس کی تعداد چھ سو نفوس پر مشتمل تھی۔ اور چار سو سے زیادہ اشخاص باہر سے اس نظارہ دلربا کو نظارہ کرتے رہے۔ گیارہ ۱۱ سفیر اور قنصل۔ چھ پیر (لارڈ) بارہ ۱۲ ممبر پارلیمنٹ۔ مہاراجہ بردوان۔ سر مائیکل اوڈوائر سر عباس علی۔ مئیر آف وانڈزورتھ۔ مسٹر سین اور بیشمار فوجی بحری اور سول کے ممتاز اور نامی گرامی ہستیاں رونق آرائے بزم افتتاح تھیں۔

ہر نسل و رنگ کے معززین شامل ہوئے

ایسا ہی مصری۔ شامی۔ اطالوی۔ عراقی۔ مشرقی اور مغربی افریقہ ملائی اور تمام دیگر نسلوں اور رنگوں اور قوموں کے ذی وجاہت لوگ موجود تھے۔

مختلف علاقوں کے شرفا موجود تھے

تقریب افتتاح میں شمولیت حاصل کرنے کیلئے مانچسٹر۔ ڈنڈی۔ ایڈنبرا لورپول۔ لائی سسٹر۔ ڈربی۔ نیو کیسل۔ بلیک پول۔ آکسفورڈ کیمبرج اور لنڈن کے تمام حصص سے لوگ کثرت سے آئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا پیغام افتتاح کی ابتدا میں پڑھا گیا اور اسکی چھپی ہوئی کاپیاں تقسیم کی گئیں جنکو از حد قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ بعد ازاں مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے امام جماعت لنڈن نے ایڈریس پڑھا

صدر جلسہ مہاراجہ بردوان کی تقریریں

اس کے بعد جناب شیخ عبد القادر صاحب صدر مجلس افتتاح مہاراجہ آف بردوان اور سر عباس علی نے اس کامیاب افتتاح پر تقریریں کیں۔

مبارکبادی کے تار

حیدر آباد دکن۔ پنجاب۔ سرحد۔ برار۔ بہار بنگال۔ مدراس۔ کراچی۔ ماریشس نائجیریا گولڈ کوسٹ اور امریکہ سے جو مبارکبادی کے تار آئے تھے پڑھے گئے۔

مسجد میں پہلی نماز و دعوت فواکہ

پہلی نماز ادا کی گئی۔ چار انگریزوں نے قبول اسلام کیا۔ بعد ازاں صحن مسجد میں اصحاب مجلس افتتاح کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

انگلستان والے گہری دلچسپی لے رہے ہیں

پریس نے بڑی گہری دلچسپی لے رہا ہے بیشمار فوٹو گرافروں اور سینما والوں نے تصاویر لیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

احمدیہ مسجد لنڈن کے افتتاح پر ہماری ذمہ واری میں اضافہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

بمقام ڈلہوزی - فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم - ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین - اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین بسم اللہ الرحمن الرحیم - سبح اسم ربک الاعلیٰ الذی خلق فسوّیٰ - والذی قدر فھدیٰ - والذی اخرج المرعیٰ - فجعلہ غثاءً احویٰ - سنقرئک فلا تنسیٰ - الا ما شاء اللہ - انہ یعلم الجھر وما یخفیٰ ونیسرک للیسریٰ - فذکر ان نفعت الذکریٰ -

تلاوت کرنے کے بعد فرمایا :-

چونکہ ایک ایسے ملک میں جس میں خدائے واحد کا نام لینے والے لوگ آج سے ایک عرصہ پہلے نہیں ملتے تھے - جہاں کے لوگ شرک کی تعلیم پھیلانے کا مرکز سمجھے جاتے تھے - وہاں ہماری جماعت کی طرف سے ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے - جو اس لحاظ سے پہلی مسجد ہے - کہ اس سے پہلے اس دار الحکومت میں کوئی مسجد نہ تھی - پھر اس لحاظ سے بھی پہلی مسجد ہے کہ مسلمانوں نے اپنے روپے سے بنوائی ہے - اس سے پہلے ایک مسجد تھی - جو اول تو لنڈن سے باہر تھی - دوسرے اس کو ایک انگریز نے بنوایا تھا - گو مسلمانوں کے روپے سے بنوایا تھا - چونکہ اس کا افتتاح انشاء اللہ اسی ہفتہ میں ہونے والا ہے اس لئے آج کا خطبہ میں اسی کے متعلق ہی پڑھوں گا ؛

مسجد اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بنوائی جاتی ہے - اور اس لئے کہ اللہ کا نام لینے والے لوگوں کی جماعت تیار کی جائے - اس لئے مسجد وہی مبارک ہو سکتی ہے - کہ جس میں اللہ کا نام استقلال کے ساتھ لینے والے لوگ جمع ہوں - دوسرے مکانوں سے مسجد علیحدہ اور ممتاز اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ اس میں خدا واحد کا نام لینے والے لوگ جمع ہوتے ہیں - اگر خدا کا ذکر کرنے والے لوگ نہ ہوں تو مسجد کا بنوانا بے سود ہوگا - خود قرآن کریم سے ظاہر ہے - کہ بعض مسجدیں صرف بے برکت ہی نہیں ہوتیں - بلکہ ایمان کے ضائع کرنے کا موجب ہوتی ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو مسجد آپ کی تھی - اس کی بنیاد تقوےٰ پر تھی - اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر تھی - اس کے مقابلہ پر ایک اور مسجد بنائی گئی - جس کی بنیاد کھوکھلی تھی - جو گرنے والی تھی - پس کسی مکان کا مسجد نام رکھنے ہی سے وہ بابرکت نہیں ہو جاتا - بلکہ اس میں اللہ کا نام استقامت اور محبت کے ساتھ لینے سے ہوتا ہے - اگر وہی روپیہ جو مسجد کی تعمیر پر خرچ ہوتا ہے - غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کیا جائے بہت زیادہ موجب ثواب ہوگا بہ نسبت اس مسجد پر خرچ کرنے کے کہ جس میں خدا کا نام بلند کرنے والی جماعت نہ ہو اور وہ بے آباد رہے - ہم اگر دوسرے ملک میں مسجد بناتے ہیں - تو اس کی غرض اس ملک میں توحید قائم کرنا اور وہاں کے لوگوں کو موحد بنانا ہے - اگر یہ نیت نہ ہو تو ہم اس روپیہ سے جو کہ مسکینوں اور غریبوں پر خرچ کیا جا سکتا تھا - ایسی مسجد پر خرچ کر کے نعمت کو ضائع کرنے والے بنیں گے - پس ہماری جماعت کے لئے اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ تبلیغ اور اشاعت کی ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے - چنانچہ آج کا خطبہ اسی کے متعلق ہے ؛

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

سبح اسم ربک الاعلیٰ

یعنے (اے رسول اے مومنو!) اپنے رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح کرو - اس کے یہ معنے نہیں ہیں - کہ کوئی کسی مکان کے گوشہ میں بیٹھ جائے - اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ لیا کرے اور سمجھ لے - کہ تسبیح ہو گئی - بھلا خدا کو اس سے کیا فائدہ ہو گیا اس میں کوئی نقص تھا - جو اس تسبیح سے اس کی ترقی ہو کر وہ کامل بن گیا - تسبیح اس وقت تک تسبیح نہیں کہلا سکتی - جب تک اس کا تعلق قلب کے ساتھ نہ ہو - وہ معلوم کرے کہ جس کا نمونہ میں نے بننا ہے - وہ تمام عیوب سے پاک ہے - پھر اس کے تمام صفات کو اپنے اندر لے - اس لئے یہ ضروری ہے کہ جس کی تصویر اپنے قلب کے اندر کھینچنی ہے - اس کا اچھا نقشہ پہلے سامنے جما لے - ورنہ تصویر درست نہ کھینچی گی مصور بھی تصویر تب ہی درست کھینچ سکتا ہے - جبکہ وہ پہلے درست نقشہ اپنے سامنے جما لیتا ہے - اسی لئے انسان بھی تب ہی اعلیٰ بن سکتا ہے - جبکہ وہ صفاتی تصویر سامنے رکھے - اور اسی قسم کا بننے کی کوشش کرے ؛

پھر فرمایا - رب اعلیٰ وہ ہے - جس نے انسان کو مکمل عالت میں پیدا کیا - یہاں اسلام عیسائیت اور دیگر مذاہب سے اعلیٰ اور ممتاز معلوم ہوتا ہے - کیونکہ عیسائیت کہتی ہے - کہ انسان چونکہ ناقص پیدا ہوا ہے - اس لئے وہ گناہوں سے پورے طور پر نہیں بچ سکتا - اس لئے کفارہ کی ضرورت پیش آئی - ہندو مذہب بھی یہی کہتا ہے کہ چونکہ انسان بالکل گناہوں سے کبھی پاک نہیں ہو سکتا - اسی وجہ سے ہمیشہ جونوں میں ڈالا جاتا ہے - لیکن برخلاف اس کے اسلام کہتا ہے - کہ انسان کامل صفات اپنے اندر رکھتا ہے - اگر وہ صحیح طور پر کوشش کرے تو کامل بن سکتا ہے - تو

الذی خلق فسوّیٰ

کے یہ معنے ہیں - کہ وہ خدا وہ ہے - جس نے انسان کو پیدا کیا - اور اس کے نقصوں کو دور کیا - اس لئے کہ اس کو کامل بنائے - آگے فرمایا :-

والذی قدر فھدیٰ

یعنے وہ وہ خدا ہے - جس نے اس کی طاقتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے کہ وہ کامل ترقی کر سکتا ہے - الٰہی تعلیم کے ذریعہ اس کو ہدایت دی - جیسے آنکھ کو دیکھنے کی طاقت دی تو سورج کی روشنی کو بھی بنایا - کہ جس کی مدد کے بغیر وہ آنکھ کچھ کام نہیں کر سکتی - چونکہ یہاں یہ بھی بتانا مقصود تھا - کہ اسلام سے پہلی تعلیمیں جہاں اپنے وقت پر مفید تھیں - وہاں وہ اب ناقص ہو گئی ہیں - اور بے سود ہیں - اس لئے اور مثال دی - فرمایا

والذی اخرج المرعیٰ فجعلہ غثاءً احویٰ

یعنے اور وہ خدا جس نے اعلیٰ کھیتیاں پیدا کیں - پھر ان کو کوڑا کرکٹ بنا دیا - اسی طرح پہلی تعلیمیں خراب ہو گئیں - جس طرح جب تازہ پھل ہوتا ہے - اس وقت وہ نہایت خوشگوار اور مفید ہوتا ہے - لیکن جب گل سڑ جاتا ہے - تو کوڑے کرکٹ کی طرح بوجہ اپنے مضرت کے پھینک دیا جاتا ہے - اسی طرح جو ہدایتیں آتی رہی ہیں - وہ ایک وقت مفید تھیں لیکن اب گل سڑ گئی ہیں - اس وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نئی تعلیم بھیجدی گئی - اب طبعاً یہ سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ یہ اسلامی تعلیم بھی پہلی تعلیموں کی طرح ناکارہ ہو جائے گی - اور کسی وقت پھینک دینے کے قابل ہو جائیگی - اس لئے فرمایا :-

سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء اللہ

یعنے ایسی تعلیم ہوگی - جو کہ اس طرح پر تجھ کو سکھائینگے کہ تو اس کو بھولے گا نہیں - اس لئے ہمیشہ رہے گی - اور ہرگز ہرگز ترک نہ کی جائیگی - یعنے گلے سڑے گی نہیں - الا ما شاء اللہ - مگر

سوائے بعض باتوں کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہی چھوڑا دی گئیں۔ جیسے بیت المقدس کو قبلہ بنانا ترک کر کے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کی ہدایت ملی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام تعلیم ہی چھڑوا دی جائے گی۔ جیسے بہائی کہتے ہیں۔ کہ شریعت اسلام جاتی رہی۔ ان کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ کہ تجھکو ایسا سکھائینگے کہ ہرگز نہ بھولیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

و نیسرک للیسریٰ

یعنے ہم تجھ کو ایسی تعلیم دینگے۔ جو کہ ہر زمانہ کے لئے ہو گی۔ یہاں محنت کے لحاظ سے اس کا آسان ہونا بتلانا مقصود نہیں بلکہ یہ ہے کہ یہ تعلیم ایسی ہے۔ کہ جس پر ہر زمانہ میں عمل ہو سکتا ہے اور کبھی بھی ضمیر کے خلاف یہ تعلیم نہ ہو گی۔ پس اسکے معنے یہ ہوئے کہ تجھ کو اس تعلیم تک پہنچائیں گے۔ کہ جو ہر زمانہ میں بلحاظ عمل کرنے کے آسان ہو گی۔ اور کامل ہو گی۔ آگے فرماتا ہے:-

فذکر ان نفعت الذکریٰ

یعنے پس تو اسکو لوگوں تک پہنچا اور ایسا کرتا چلا جا۔ لوگوں سے نہ ڈر۔ کیونکہ خدا کی تعلیم آیک نہ ایک دن لوگوں کے دلوں میں گھر کر ہی لیگی۔ یہ ایک حکم تبلیغ کے لئے ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ سچائی کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس سچائی کو ہم دنیا میں پھیلائیں۔ دیکھو دنیا میں کسی سمت کو نکل جائیں۔ کہیں لوگ خدا کو گالیاں دینے والے پائے جائینگے۔ کہیں شرک کرنے والے ہونگے۔ کہیں اس کی طرف سے بے پرواہ ہوں گے۔ ایسی حالت میں اگر کسی کے دل میں اس کے نام کی غیرت ہے۔ تو وہ کس طرح خاموش رہ سکتا ہے۔ ہم لوگوں کو سوٹے سے منوانا نہیں چاہتے۔ ہم نوجوں کے ساتھ لڑکر اس کا نام قائم کرنے کی تعلیم نہیں دیتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم زبان کے ساتھ اسلام کو سکھاؤ۔ قلم کے ساتھ اسلام سکھاؤ۔ لوگوں کے پاس چل چل کر جاؤ اور اسلام سکھاؤ۔ ان تمام باتوں کی طاقت خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ قلم دی ہے۔ دل مضبوط دیا ہے۔ دلائل دئے۔ غرض تمام طاقتیں دی ہیں۔ پس ہم اسلام کی سچائی کے خزانہ کو لوگوں میں تقسیم کریں۔ اس کے لئے نہ فوج کی ضرورت ہے نہ تلوار کی۔ صرف قلم کی ضرورت ہے یا زبان کی۔ خدا نے یہ طاقتیں ہماری اُمیدوں سے بڑھکر دی ہیں ؞

ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ

ہم دیوانہ وار اُٹھ کھڑے ہوں

اور توحید کی سچائی کو لوگوں میں پھیلائیں۔ جو کوئی اللہ کے نام کے لئے دیوانگی ظاہر نہیں کرتا۔ اس میں خدا کی محبت بھی کم پائی جائیگی ؞

دیوانگی کی حالت میں وہ کام بھی جو دوسری صورت میں ناممکن نظر آتے ہیں۔ انجام پا جاتے ہیں۔ ہم نے سکول کے زمانہ میں ایک کہانی پڑھی تھی۔ یعنی ایک عورت کا بچہ عقاب لے اُڑا۔ اور ایسی چوٹی پر لے گیا۔ جہاں کسی کا چڑھنا ناممکن تھا۔ مگر وہ عورت اپنے بچہ کی محبت میں دیوانہ وار چڑھتی چلی گئی۔ اور یہاں تک کہ اپنے بچہ کے پاس جا پہنچی۔ بچہ کو پا لینے کے بعد جب واپس اُترنے لگی۔ تو یہ اسکو ناممکن معلوم دیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگ کیوں مجنون اور دیوانہ کہتے تھے۔ اسی لئے کہ آپ لوگوں کو دیوانہ وار خدا کا کلام سُناتے تھے۔ پس جب تک دین کے لئے دیوانہ نہ بن جاؤ گے۔ اس کو قائم نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے کام کے لئے دیوانہ بن جاتے ہیں۔ جب لوگ دیوانہ وار اسلام کو پہنچائینگے۔ لوگوں کے دلوں میں سُرنگ لگ جائیگی۔ اور دل فتح ہو جائینگے اور توحید کی روشنی پھیل جائیگی ؞

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس کی توفیق دے۔ اور اسلام کے پھیلانے کی نعمت کا وارث بنائے ؞ آمین ؞

شکریہ یہ خطبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے لکھ کر بھیجا ہے۔ آپ معذرت طراز ہیں کہ مجھے یہ مشق نہیں ہے۔ کہ خطبہ سُنتا جاؤں۔ اور ساتھ ساتھ تمام لکھتا جاؤں۔ تاہم مفہوم کو اختصار سے اپنے فہم کے مطابق پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو بہت بہت جزائے خیر دے۔ آمین ؞

نظم

شکر صد شکر کہ لنڈن سے یہ آئی ہے نوید
مرکزِ کفر میں مسجد کی ہوئی ہے تشیید
بالیقیں وقت یہی ہے کہ منور کر دے
وادئی ظلمت تثلیث کو نورِ توحید
جب مؤذن کہے مینار پہ اللہ اکبر
اس گھڑی سمجھ کہ بر آئی ہماری امید
ہمنشیں دیکھ ذرا چشم بصیرت وا کر
کیا یہی تو نہیں مغرب سے طلوع خورشید؟
وقت ہے وقت کہ یورپ کو کرو شرک سے پاک
اُٹھو اے جاں نثارانِ لوائے توحید
جب تلک جان و تن و مال نہ قرباں کر دیں
"ما بداں مقصد عالی نتوانیم رسید"

(میر محمد اسمٰعیل)

ولایت میں احمدیہ مسجد مبارک ہو

وہ مسجد جس کے لئے ۶ رجنوری ۱۹۲۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک اپیل شائع کی۔ اور بتلایا۔ کہ جب تک اپنی مسجد نہ ہو۔ اپنا مکان نہ ہو۔ تبلیغ کا کام ولایت میں کما حقہ نہیں ہو سکتا تیار ہو گئی پہلے یہی خیال تھا کہ تیس ہزار چندہ کر لیا جائے۔ لیکن جب حضور نے قادیان کے احباب کو جمع کر کے تحریک کی تو پانچ ہزار کے قریب اسی وقت جمع ہو گیا اور جب دوسرے روز عورتوں مردوں میں تحریک کی تو بارہ ہزار چندہ ہو گیا۔ اس لئے آپ نے ایک لاکھ کی تحریک شائع فرمائی خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت دی۔ کہ جماعت احمدیہ کے ضرب المثل ایثار سے مارچ ۱۹۲۰ء تک اس مد میں ۸ ۵۵ ہر ساڑھے پینسٹھ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور پھر ۱۵ رجون ۱۹۲۰ء تک ۱۳ - ۱ ۷۸ روپے نقد چندہ کی رقم ہو گئی۔ ولایت میں چوہدری فتح محمد صاحب نے بڑی محنت سے ایک موزون مقام تلاش کیا۔ اور وہ خرید لیا گیا۔ چنانچہ جناب نیر صاحب نے ۲۰ راگست ۱۹۲۰ء کو اطلاع دی۔ کہ مسجد احمدیہ لنڈن کے لئے زمین خرید لی گئی۔ خرید کردہ قطع میں علاوہ سکنی مکان کے ایک ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ میں ثمر دار درختوں کا باغ ہے۔ اس مکان کی مرمت وغیرہ کرانے کے بعد احمدی مبلغ اس میں چلے گئے۔ اسی مکان میں نماز باجماعت ہوتی رہی۔ لنڈن سے ۷ رفروری ۱۹۲۱ء کو ریوٹر نے تار دیا۔ کہ کل ایک خوش منظر رسم ادا ہوئی۔ ایک نئی اسلامی انسٹی ٹیوشن ایک عظیم الشان مکان واقعہ پٹنے میں قائم کی گئی۔ جہاں ایک مسجد تعمیر کی جائے گی ؞

اس وقت مالی حالت کچھ ایسی تھی۔ کہ مسجد کا کام کچھ تعویق میں پڑ گیا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح جب ولایت تشریف لے گئے۔ تو آپ نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس کا حال اخباروں میں چھپ گیا۔ ادھر برلن (جرمنی) میں ایک مسجد بنانے کی تحریک ہو چکی تھی جس کیلئے صرف خواتین احمدیہ جماعت کی طرف سے بے نظیر قربانی ولا مثال جوش ملی کا نمونہ پیش ہوا۔ اس چندے سے برلن میں زمین خریدی جا چکی تھی۔ لیکن عمارت بنانے میں ایسی مشکلات سد راہ ہوئیں۔ کہ وہ زمین فروخت کر دی گئی۔ اور اس روپے سے لنڈن کے خرید کردہ قطعہ زمین میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد و مولوی غلام فرید صاحب کی نگرانی میں زیر ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ وہ مسجد بنائی گئی۔ جس کی رسم افتتاح ۳ راکتوبر کو اس شان و شوکت کے ساتھ ادا ہوئی۔ جو آپ پہلے صفحات پر مطالعہ فرما رہے ہیں ؞

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)